



سوال

(6) قبروں پر سلام بھیجنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص مدینہ منورہ کے علاوہ کسی شہر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس کھڑا ہو کر سلام بھیجے تو کیا ان دونوں میں کوئی فرق ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اہل بیت سے کسی شخص کے بارے میں آتا ہے کہ اس نے ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے کونے میں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ تو اس سے وہاں بیٹھنے کی وجہ پوچھی۔ اس شخص نے جواب دیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہوں۔ تو اہل بیت کے اس شخص نے کہا کہ کوئی نمازی یہاں بیٹھ کر درود بھیجے اور کوئی اندلس سے درود بھیجے دونوں برابر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ بات تھی، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ لِلَّهِ تَلَايِكَةً سَيَأْتِيَنَّ فِي الْأَرْضِ يُلْفُونَِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامِ"

"کہ بے شک زمین میں اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومتے رہتے ہیں کہ جو مجھے میری امت کی طرف سے بھیجا ہو اسلام پہنچاتے ہیں۔"

ایک اور حدیث ہے کہ:

"مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَابِتًا أَلْمَعْتُهُ"

"کہ جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے اور جو شخص قریب سے مجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس کو سن لیتا ہوں۔"

یہ حدیث موضوع ہے، ثابت نہیں ہے۔

امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور محفوظ بھی نہیں ہے اور اس کی متابعت اس سے کم درجہ کے لوگوں نے کی۔ اس سے ان کی مراد سدی



ہے۔ جریر بن حازم نے اس کو کذاب کہا ہے۔ صالح جزره فرماتے ہیں کہ یہ تنخص حدیثیں کھڑا کرتا تھا۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں "ہدم المنارہ" ص 311 تا 316"

ہذا ما عنہمی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

عقیدہ کے مسائل صفحہ: 81

محدث فتویٰ